سوال

(176) نہ چھوئے قرآن پاک کو مگر پاک والی روایت حسن صحیح ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم حافظ صاحب آپ نے اپنی تحریر میں فرمایا ہے کہ ''تو خلاصہ کلام یہ ہے کہ عمرو بن حزم b والی حدیث بطریق سلیمان بن داؤد خولانی حسن صحیح ہے ۔ لہٰذا آپ کا قول ... الخ۔

یہ روایت واقعی ہی حسن ہے ۔ لیکن مزید اس بارے میں کچھ اشکالات ہیں ۔ اُمید ہے آپ ضرور مزید توجہ فرمائیں گے اور بہتر حل پیش کریں گے ۔ ان شاء اللہ۔

1 ۔ محمد ابراہیم شقرہ اپنی کتاب لَا یَمَسُّہُ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ ص :۲۳ میں فرماتے ہیں :

وجوابنا علی ذلک من وجھین اثنین : الأوّل : ان کلمۃ طاہر تعنی : المؤمن یدل علی ذلک قولہ صلی اللہ علیہ وسلم : إن المؤمن لاینجس (رواہ البخاری) فیکون المعنی لایمس المصحف إلا مؤمن والمراد : عدم تمکین المشرک من مسہ ، فھو کحدیث : نھی عن السفر بالقرآن الی أرض العدوّ ، من غیر ضرورۃ۔

الثانی : أن النبی ﷺ کان یکتب إلی الملوک الکفار ویضمن کتبہ إلیھم ھذہ الآیات من القرآن ولاشک إنھم کانوا یمسون ھذا الکتب أو یمسھا من یقرأ لھم من بطانتھم ممن ھم علی مثل دینھم

آخر میں لکھتے ہیں :

لایمس القرآن إلا طاھر مسلم إلا لحاجۃ وضرورۃ فیجوز حینئذٍ لغیر الطاھر المسلم مسہ ۔ ولا فرق بین أن یکون المسلم جنبا وبین أن یکون غیر جنب وبین أن تکون المرأۃ حائضا أو نفساء وبین أن تکون غیر ذلک فلا بحظر علیھما مس المصحف فی الحالین لأنھا طاھران غیر نجسین ص :۲۷

مزید فرماتے ہیں :

لکن الدلیل الصریح ، الصحیح ، الموضع للحق فی ھذہ المسألۃ ھو مع من یقول باباحۃ المس ألا وھو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ۔ حین طمثت فی الحج اصنعی کل مایصنعہ الحاج غیر أن لاتطوفی بالبیت ولاتصلی ، فأباح لھا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کل أنواع القرب والعبادات ماعد الصلاۃ والطواف بالبیت لان الطواف صلوۃ غیر أنہ أبیح فیہ للطائف أن یتکلم

وبوب الإمام البخاری فی صحیحہ (۱ ۴۰۷) باب تقضی الحائض المناسک کلھا إلا الطواف بالبیت وذکر احدی روایات الحدیث۔

قد نقل الحافظ ابن حجر فی فتح الباری : ۱ ۴۰۷ عن ابن رشید تبعاً لإبن بطال ۔ قولہ فی مناسبۃ التبویب : ان مرادہ الاستدلال علی جواز قراءۃ الحائض والجنب ۔ بحدیث عائشہ رضی اللہ عنہا واستحسنہ الحافظ ، ص :۲۹،۲۸۔

ص :۴۰ میں فرماتے ہیں :

وذکر البخاری عن ابن عباس أنہ لم یر بالقرأۃ للجنب بأساً ۔ (مذکورہ تمام حوالے لایمسہ إلا المطھرون لمحمد ابراہیم شقرہ کے ہیں۔

محترم حافظ صاحب ! آپ نے اپنی تحریر ص :۶،۵ میں شیخ البانی رحمہ اللہ کے حوالے سے بھی عمرو بن حزم رحمہ اللہ والی روایت کی صحت نقل کی ہے ۔ یہ بات اپنی جگہ پر درست ہے کہ روایت تو ثابت ہے لیکن یہاں لفظ ''طاہر'' سے مراد کیا ہے ۔ بذات خود شیخ موصوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

قلت : ھذا الجواب مبنی علی حرمۃ مس المصحف من الجنب والمصنف لم یذکر دلیلا علیہ ھٰھنا ولکنہ أشار فی ''فصل : مایجب لہ الوضوء ۔ أن الدلیل ھو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم «لایمس القرآن إلا طاھر» مع أنہ صرح ھناک بأن لفظۃ ''طاھر'' مشترک یحتمل معانی شتی وأنہ لابد من حملہ علی معنی معین من قرینۃ ثم حملہ ھو علی غیر الجنب بغیر قرینۃ وقد رددنا علیہ ھناک بما فیہ کفایۃ ، وبینا المراد من الحدیث ھناک ، وأنہ لایدل علی تحریم مس القرآن مطلقاً ، فراجعہ ۔

والبراءۃ الأصلیۃ مع الذین قالوا بجواز مس القرآن من المسلم الجنب ، ولیس فی الباب نقل صحیح یجیز الخروج عنھا ۔ فتأمل ، تمام المنۃ للشیخ الالبانی رحمہ اللہ ص :۱۱۶))

اس کے علاوہ جتنے بھی دلائل فقہ السنہ میں جنبی کے لیے یا حائضہ کے لیے قرآن مجید نہ پڑھنے کے ہیں شیخ موصوف نے اپنی اس کتاب میں ان کا رد کیا ہے ۔ (انظر تمام المنۃ ص :۱۱۶ اتا

۱۱۹)

اب رہامسئلہ کہ ''جنبی طاہر نہیں ہوتا'' تو «إن المؤمن لاینجس» کا مفہوم اور کیا ہے ؟ والثانی : ...کہ نماز پھر کیوں نہیں پڑھ سکتا اس لیے کہ اسے شرعاً نماز سے روکا گیا ہے جیسا کہ اوپر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں یہ بات ثابت ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسئلے دو ہیں ۔ 1 ۔ جنبی و حائضہ کا قرآن پڑھنا ۔ 2 ۔ جنبی و حائضہ کا قرآن مجید کو ہاتھ لگانا اور چھونا ۔

پہلے مسئلے میں درست اور صحیح بات یہی ہے کہ جنبی اور حائضہ قرآن پڑھ سکتے ہیں کیونکہ ان کے لیے قرأت قرآن کی ممانعت والی کوئی ایک بھی روایت پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچتی ۔

اور دوسرے مسئلے میں صحیح اور درست قول ہے کہ جنبی اور حائضہ قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتے اور نہ ہی چھو سکتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : «لایمس القرآن إلا طاھر» اور معلوم ہے کہ جنبی اور حائضہ طاہر نہیں ، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ

رہا آپ کا اشکال تو اس کا جواب ''احکام و مسائل'' میں موجود ہے صفحہ ۹۷ اور ۹۸ کا ایک دفعہ پھر سے مطالعہ فرمالیں ۔

باقی جو کلام آپ نے شیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''تمام المنة'' سے نقل فرمایا ہے تو اس کا جواب انہوں نے خود ہی ''إرواء الغلیل'' میں لکھ دیا ہے وہ فرماتے ہیں :

"وعلیه فالنفس تطمئن لصحة هذا الحدیث لاسیما وقد احتج به إمام السنة أحمد بن حنبل کما سبق ، و صححه أیضا صاحبه الإمام إسحاق بن راهویه ، فقد قال إسحاق المروزی فی مسائل الإمام أحمد (ص :۵) :

قلت (یعنی لأحمد) : هل یقرأ الرجل علی غیر وضوء ؟ فقال : نعم ، ولکن لایقرأ فی المصحف مالم یتوضأ ۔ قال إسحاق : کما قال لما صح قول النبی صلی اللہ علیه وسلم : لایمس القرآن إلا طاهر ۔ وکذلک فعل أصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم والتابعون (۱ ۱۶۱)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 09 ص